

عدالت عظمیٰ رپوس 2000 ایس یو پی پی 1 ایس سی آر۔

ایسکائیف (اب اسمٹھکلائن بیچم فارماسیکلز (انڈیا) لمیٹڈ وغیرہ۔

بنام۔

کمشنر آف انکم ٹیکس، کرناٹکا-II، بنگلور۔

20 جولائی 2000

ایس۔ پی۔ بھروچا اور ایم۔ ایس۔ روماپال، جسٹسز۔

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961- دفعہ 37- سرٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری- چاہے کل آمدنی کی گنتی میں قابل قبول کٹوتی ہو۔ منعقد، کٹوتی کے قابل نہیں۔

دفعہ 37(3 اے)- ڈاکٹروں کو نسخے کی دوائیوں کے مفت نمونوں کی تقسیم پر ہونے والا خرچ- چاہے وہ اشتہار کی نوعیت میں ہو یا تشہیر یا سیلز پروموشن جو دفعہ کی پابند توجیعات تحت آتا ہے- ہاں میں رکھا گیا۔
ڈرگس اینڈ میجک ریمنڈیز (قابل اعتراض اشتہارات) ایکٹ، 1954- دفعہ 3- منشیات کے اشتہار کی اشاعت کی ممانعت- منعقد، ممانعت معالج کے نمونوں پر لاگو نہیں ہوتی۔

ان اپیلوں میں درج ذیل دو سوالات اٹھائے گئے تھے:

1. کیا سرٹیکس کی ذمہ داری انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 37 کے تحت قابل قبول کٹوتی ہے؟

2. کیا ڈاکٹروں کو نسخے کی دوائیوں کے مفت نمونوں کی تقسیم پر ہونے والا خرچ ایکٹ کی دفعہ 37(3 اے) کی توجیعات کے

تحت آنے والے اشتہار کی نوعیت کا ہے؟

اپیل کنندہ نے دعویٰ کیا کہ ڈاکٹروں کو نسخے کی دوائیوں کے مفت نمونوں کی تقسیم پر ہونے والا خرچ اشتہار یا تشہیر یا فروخت کے فروغ کے مترادف نہیں ہے اور اس طرح دفعہ 37 کی ذیلی دفعہ 3 اے کے تحت پابندیوں کے تابع نہیں ہے۔ انکم ٹیکس اپیلیٹ ٹریبونل اور عدالت عالیہ نے ٹیکس تشخیص الیہ دلیل کو مسترد کر دیا۔

اس عدالت میں اپیل میں، تشخیص تشخیص الیہ نے پیش کیا کہ ادویات کی تقسیم کا مقصد طبی پیشے سے تقسیم شدہ ادویات کی افادیت کے بارے میں رائے حاصل کرنا ہے۔ تشخیص تشخیص الیہ نے مزید کہا کہ ڈرگس اینڈ میجک ریمنڈیز (قابل اعتراض اشتہارات) ایکٹ 1954 کی دفعہ 3، منشیات کے کسی بھی اشتہار کی اشاعت پر پابندی عائد کرتی ہے۔ اپیلوں کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

منعقد: 1. پہلے سوال کے حوالے سے، یعنی کہ آیا سرٹیکس کی ذمہ داری قابل قبول کٹوتی ہے، غیر فیصلہ شدہ معاملہ نہیں

ہے۔ (636- جی)

اسمٹھ کلائن اینڈ فرانسسی (انڈیا) لمیٹڈ اور دیگران بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1996) 219 آئی ٹی آر 581، پر انحصار کیا۔

2. دواؤں کے کسی بھی اشتہار یا تشہیر یا فروخت کے فروغ کا ہدف صرف وہی ڈاکٹر ہو سکتے ہیں جو انہیں تجویز کریں

گے۔ ادویات کے نمونوں کو ڈاکٹروں میں تقسیم کرنے کا مقصد انہیں آگاہ کرنا ہے کہ ایسی دوائیں کسی خاص تکلیف کے علاج کے سلسلے میں بازار میں دستیاب ہیں اور اس لیے انہیں مناسب صورتوں میں وہی تجویز کرنے پر آمادہ کرنا ہے۔ تو ایسا کرنا تشہیر اور فروخت کی تشہیر کے مترادف ہے۔ تشخیص تشخیص الیہ نے اپنے اس دعوے کی حمایت میں بھرے ہوئے سوالنامے یا ڈاکٹروں کے خطوط پیش نہیں کیے ہیں کہ نسخے کی دوائیوں

کے مفت نمونے ڈاکٹروں کو ان سے رائے حاصل کرنے کے لیے تقسیم کیے گئے تھے۔ (639- ڈی-ای)

3. ڈرگس اینڈ میجک رییمیڈیز (قابل اعتراض اشتہارات) ایکٹ 1954 کے تحت ممانعت معالج کے نمونوں پر لاگو نہیں ہوتی ہے۔ اس طرح جس چیز پر پابندی ہے وہ اشاعت ہے اور جب کوئی ایکٹ میں "اشتہار" کی تعریف کا حوالہ دیتا ہے تو یہ بالکل واضح ہوتا ہے۔ (639-ایچ؛ 640-اے)

سمتھ کلائن اینڈ فرانسسیسی (انڈیا) لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1992) 193 آئی ٹی آر 582، منظور شدہ۔
 کمشنر انکم ٹیکس بنام جے اینڈ جے ڈیکن لیبارٹریز (پی) لمیٹڈ، (1996) 222 آئی ٹی آر 11، ممتاز۔
 کمشنر انکم ٹیکس بنام امپروفوڈ مصنوعات، (1995) 215 آئی ٹی آر 904، کا حوالہ دیا گیا ہے۔
 دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: 1996 کی دیوانی اپیل نمبر 2717۔

1985 کی I.T.R.C۔ نمبر 182 کرناٹک عدالت عالیہ کے 11.3.91 کے فیصلے اور حکم سے

کے ساتھ

دیوانی اپیل نمبر 454-4577/1996

اپیل کنندہ کے لیے ڈی۔ اے۔ دیو، محترمہ پرتیہا۔ ایم۔ سنگھ، محترمہ کویتا واڈیا، رمیش سنگھ، منیندر سنگھ اور ایس۔ سیال۔
 مدعا علیہ کی طرف سے ایم۔ ایل۔ ورما، جی۔ وینکٹیش راؤ اور محترمہ سشما سوری۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

بھاروچا، جسٹس: دیوانی اپیل نمبر 2717 آف 1996:

اپیل کا تعلق تخمینہ کاری کے سال 1980-81 سے ہے۔ یہ عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی اپیل کے لیے فٹنس سٹوفکیٹ پر ہے۔ سرٹیفیکیشن صرف ایک سوال کے حوالے سے تھا جو اس طرح تھا:

"کیا حقائق پر اور مقدمہ کے حالات میں، سرٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری کل آمدنی کا حساب لگانے میں قابل قبول کٹوتی ہے؟"

اس سوال کا جواب ٹیکس تشخیص الیہ کے اپنے معاملے 219 آئی ٹی آر 581 میں اس عدالت کے فیصلے کے ذریعے ٹیکس تشخیص الیہ کے خلاف احاطہ کرتا ہے۔ اس کے مطابق سوال کا جواب منفی اور ریونیو کے حق میں دیا جاتا ہے۔

دیوانی اپیل مسٹر دکر دی جاتی ہے۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

دیوانی اپیل نمبر 4544-4547 آف 1996:

یہ انکم ٹیکس حوالہ جات میں کرناٹک عدالت عالیہ کے ڈویژن پنچ کے فیصلے اور حکم کی اپیلیں ہیں۔ عدالت عالیہ سے جن سوالات کا جواب طلب کیا گیا تھا وہ اس طرح ہیں:

"1993 کے آئی ٹی آر سی 144 میں قانون کا سوال

(a) کیا حقائق اور معاملے کے حالات میں، کل آمدنی کی گنتی میں سرٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری قابل قبول کٹوتی ہے؟

(b) کیا حقائق اور معاملے کے حالات میں، معالج کے نمونوں پر ہونے والا خرچ انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 37 (3) اے کی

توضیحات کے تحت آنے والے اشتہاری اخراجات کی نوعیت کا ہے؟

1993 کے آئی ٹی آر سی 143 میں قانون کا سوال۔

(a) کیا حقائق اور معاملے کے حالات میں، کل آمدنی کی گنتی میں سرٹیکس ادا کرنے کی ذمہ داری قابل قبول کٹوتی ہے؟

1994 کے آئی ٹی آر سی 171 میں قانون کا سوال۔

کیا حقائق اور معاملے کے حالات کے لحاظ سے ٹریبونل کا یہ فیصلہ درست تھا کہ درخواست گزار درخواست گزار کی کل آمدنی کا حساب لگاتے وقت لگائے گئے سرنیکس میں کٹوتی کا حقدار نہیں تھا؟"

یہ عام بنیاد ہے کہ اسمتھ کلائن اینڈ فرانسسیسی (انڈیا) لمیٹڈ اور دیگران بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1996) 219 آئی ٹی آر 581 کے معاملے میں اس عدالت کے فیصلے کی وجہ سے سرنیکس سے متعلق سوالات کا جواب منفی اور ریونیو کے حق میں دیا جانا چاہیے۔ اس طرح ان کا جواب دیا جاتا ہے۔

بار میں جس مسئلے کی تشہیر کی جاتی ہے اس کا تعلق معالج کے نمونوں سے ہوتا ہے جسے تشخیص الیہ والا، ایک دوا ساز کمپنی، طبی پیشے میں تقسیم کرتا ہے۔ یہ ٹیکس دہندہ کا معاملہ ہے کہ یہ تمام نسخے کی دوائیوں کے نمونے ہیں، اور ہم اس بنیاد پر آگے بڑھتے ہیں۔ تشخیص الیہ کار کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ ڈاکٹروں کو معالج کے نمونوں کی تقسیم اشتہار یا تشہیر یا فروخت کے فروغ کے مترادف نہیں ہے اور اس لیے، اپیل کنندگان کی طرف سے اس طرح کی تقسیم پر ہونے والے تمام اخراجات کو انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 37 تو ضیعات کے تحت (مختصر طور پر 'ایکٹ') اپیل کنندگان کے کاروبار کے مقصد کے لیے مکمل اور خصوصی طور پر کیے گئے اخراجات کے طور مستثنیٰ ہے اور اس کی ذیلی دفعہ (3 اے) میں موجود اجازت پر پابندیوں کے تابع نہیں ہے۔

اس استیمال کو انکم ٹیکس ایبیلیٹی ٹریبونل اور عدالت عالیہ کا حق نہیں ملا۔ عدالت عالیہ نے، اپیل کے تحت حکم میں، اسمتھ کلائن اور فرانسسیسی (انڈیا) لمیٹڈ بنام کمشنر انکم ٹیکس، 193 آئی ٹی آر 582، (جس کا تعلق ٹیکس دہندہ سے بھی ہے) معاملے میں اپنے پہلے فیصلے کی پیروی کی۔ وہاں کی عدالت عالیہ نے کہا تھا:

"ہمیں نہیں لگتا کہ ہمیں اوپر مذکور قوانین کی تشریح بذریعے متعلق اصول پر تفصیل بذریعے بحث کرنی چاہیے کیونکہ دلیل کے پیچھے خیال یہ بتانا ہے کہ اشتہار، تشہیر یا فروخت کے فروغ کو میڈیا کے پروپیگنڈے کے عمل تک محدود رکھا جانا چاہیے اور اخبارات کے اشتہارات، پوسٹرز یا اسی طرح کے کسی اور طریقے بذریعے مصنوعات کی تشہیر کر کے صارفین تک براہ راست رسائی حاصل کی جانی چاہیے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ تینوں الفاظ کو اس طرح کے محدود معنی دیے جانے چاہئیں۔ اشتہار یا تشہیر کی نوعیت زیر بحث مضمون کی نوعیت اور معیار پر منحصر ہے۔ عوام کو کسی خاص شے کو خریدنے کے لیے اکسانا اس انداز میں وضع کیا جاسکتا ہے جو زیر بحث شے کے لیے سب سے زیادہ موزوں ہو۔

عوام کے اراکین کسی دوا کو صرف اس وجہ سے نہیں خریدیں گے کہ اس کی بار بار تشہیر کی جاتی ہے یا پوسٹروں کے بذریعے اس کی تشہیر کی جاتی ہے یا ٹی وی وغیرہ پر اس کا اعلان کیا جاتا ہے۔ عوام کے اراکین کو دوا کی شفا بخش قیمت کے بارے میں اعتماد ہونا چاہیے اور اس طرح کا اعتماد بنیادی طور پر طبی معالجین کے ذریعے پیدا کیا جاسکتا ہے جو مذکورہ دوا تجویز کرتے ہیں یا جب طبی معالجین مریضوں کو علاج کے لیے یہی دیتے ہیں۔ وہ میڈیا جس کے بذریعے دوا کی تشہیر کی جاسکتی ہے اور خیر سگالی حاصل کی جاسکتی ہے وہ طبی معالجین کے نسخے کا میڈیا ہوگا۔ مزید برآں، حقیقی افراد جو کسی خاص دوا کے لیے بازار بنا سکتے ہیں وہ طبی معالجین ہیں جو خود دیگر صنعتی مصنوعات کے مقابلے میں دوا کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہیں۔ دوا کھپت کا کوئی عام سامان نہیں ہے۔ اسے صرف کسی بیماری سے چھٹکارا پانے کے لیے کھایا جاتا ہے۔ دوا کی ترسیل سے پہلے، طبی عملے کو اس کی ساکھ کی تصدیق کرنی ہوگی اور اسی وجہ سے انہیں مفت نمونے فراہم کیے جاتے ہیں۔

اگر مفت نمونوں کی فراہمی کا مقصد صرف دوا کی افادیت یا شفا بخش قیمت کے بارے میں طبی معالجین کے ردعمل کا پتہ لگانا ہے، تو مفت نمونوں کی فراہمی نئی دوا کی صنعتی عمل کے ابتدائی مراحل کے دوران محدود ہوتی۔ تاہم، یہاں ٹیکس تشخیص الیہ کا معاملہ ایسا نہیں ہے۔ تشخیص الیہ والا کہیں بھی یہ دعویٰ نہیں کرتا کہ طبی عملے کو مفت نمونے صرف اس وقت دیے گئے جب پہلی بار کوئی دوا متعارف کرائی گئی ہو۔

ریونیو کے فاضل وکیل نے یہ بھی نشاندہی کی کہ ٹیکس تشخیص الیہ نے اپنی آمدنی کی اصل واپسی میں ان رقوم کو "اشتہار، تشہیر اور سیلز پروموشن" کے عنوان کے تحت شامل کیا ہے۔ لہذا، مفت نمونوں کی نوعیت کے بارے میں ٹیکس تشخیص الیہ کا پہلا تاثر درست نقطہ نظر تھا اور ٹیکس

تشخیص الیہ نے واپسی میں مناسب عنوان کے تحت اس کا صحیح طریقے سے انکشاف کیا ہے۔ اس کے بعد، ٹیکس تشخیص الیہ نے آمدنی کے اصل ریٹرن میں ترمیم کرتے ہوئے ایک خط بھیجا اور اس عنوان کے تحت دعوے کو اخراجات کے ایک حصے تک محدود رکھنے کی پیشکش کی۔ ریونیو کے لیے فاضل وکیل اپیلٹ ٹریبونل کے ذریعے اخذ کردہ نتیجے کی حمایت میں ایک اضافی عنصر کے طور پر مذکورہ حالات کی طرف اشارہ کرنا جائز ہے۔

تین الفاظ "اشتہار، تشہیر اور فروخت کے فروغ" میں سے ہر ایک کو ہمیشہ الگ اور مختلف تصورات تک محدود نہیں رکھا جاسکتا۔ ایک لفظ کے کچھ پہلو قدرتی طور پر دوسرے لفظ سے منسوب معنی کے ساتھ اور لپ ہو سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تجارتی لحاظ سے ان سرگرمیوں کا مقصد خیر سگالی اور بازار حاصل کرنا ہے لیکن اس مقصد کو حاصل کرنے کا طریقہ اس محدود معنی تک محدود نہیں ہو سکتا جو ان سے تشخیص الیہ والے کے فاضل وکیل کے ذریعے منسوب کیا گیا ہو۔"

تشخیص تشخیص الیہ کے فاضل وکیل نے پیش کیا کہ معالج کے نمونے صرف ڈاکٹروں میں تقسیم کیے گئے تھے اور اس لیے اس پر ہونے والے اخراجات کو اشتہار یا تشہیر یا فروخت کے فروغ کے لیے نہیں کہا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح کی تقسیم کا مقصد طبی پیشے سے تقسیم شدہ ادویات کی افادیت کے بارے میں رائے حاصل کرنا ہے۔ جہاں تک پہلے نکتے کا تعلق ہے، ہم اپیل کے تحت فیصلے میں لیے گئے نقطہ نظر سے مکمل طور پر قرداد ہیں۔ اس حقیقت کو مد نظر رکھتے ہوئے کہ یہ نسخے کی دوائیں ہیں، کسی بھی اشتہار یا تشہیر یا فروخت کے فروغ کا ہدف صرف وہی ڈاکٹر ہو سکتے ہیں جو انہیں تجویز کریں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ادویات کے نمونوں کو ڈاکٹروں میں تقسیم کرنے کا مقصد انہیں آگاہ کرنا ہے کہ ایسی دوائیں کسی خاص تکلیف کے علاج کے سلسلے میں بازار میں دستیاب ہیں اور اس لیے انہیں مناسب صورتوں میں یہ تجویز کرنے پر آمادہ کرنا ہے۔ تو ایسا کرنا، ہمارے خیال میں تشہیر اور فروخت کے فروغ کے مترادف ہے۔ اس دلیل کے حوالے سے کہ ڈاکٹر کے نمونوں کی تقسیم صرف ڈاکٹروں سے رائے حاصل صنعتی عمل کے لیے ہے، ہمیں یہ سوچنا چاہیے تھا کہ تشخیص الیہ والے نے بھرے ہوئے سوالناموں یا خطوط کی شکل میں اس طرح کے تاثرات پیش کر کے اس کی حمایت کی ہوگی جیسا کہ اسے ماضی میں ڈاکٹروں سے موصول ہوا ہوگا، اگر کوئی ہو۔ یہ اس پیشکش کا ایک واضح جواب ہے کہ اس صنعتی عمل کی کوئی پیشکش نہیں کی گئی ہے۔

تشخیص تشخیص الیہ کے فاضل وکیل نے ہماری توجہ ڈرگس اینڈ میڈیکل ریمیڈیز (قابل اعتراض اشتہارات) ایکٹ، 1954 کی توضیحات کی طرف مبذول کرائی۔ اس کی دفعہ 3 کسی بھی اشتہار کی اشاعت سے منع کرتی ہے جس میں کسی بھی دوا کا حوالہ دیا گیا ہو جس کی قیود تجویز کرتی ہیں یا اس دوا کے استعمال کا باعث بنتی ہیں "(d) شیڈول میں بیان کردہ کسی بھی بیماری، عارضے یا حالت کی تشخیص، علاج، تخفیف علاج یا روک تھام، یا کوئی دوسری بیماری، عارضہ یا حالت"۔ سیکھے ہوئے وکیل کا عرض تھا کہ ہمیں اس انداز میں فیصلہ نہیں کرنا چاہیے جس سے یہ نتیجہ اخذ ہو کہ تشخیص تشخیص الیہ نے ڈاکٹر کے نمونوں، منشیات اور جادو (قابل اعتراض اشتہارات) ایکٹ 1954 کے تحت ممانعت کے منافی منشیات کے ذریعے اشتہار دیا تھا۔ ہم اس میں موجود ممانعت کو نہیں پڑھتے جیسا کہ ڈاکٹر کے نمونوں پر لاگو ہوتا ہے۔ اس طرح جس چیز پر پابندی ہے وہ اشاعت ہے اور جب کوئی اس ایکٹ میں "اشتہار" کی تعریف کا حوالہ دیتا ہے تو یہ بالکل واضح ہوتا ہے۔

ٹیکس تشخیص الیہ کے فاضل وکیل نے کمشنر آف انکم ٹیکس بنام ایمپرووڈ مصنوعات، 215 آئی ٹی آر 904 کے معاملے میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے فیصلے کا حوالہ دیا۔ فیصلہ، کافی حد تک، اس نقطہ نظر کو اختیار کرتا ہے جو کرناٹک عدالت عالیہ نے مذکورہ بالا ٹیکس دہندہ کے معاملے میں لیا تھا سوائے اس کے کہ اس میں کہا گیا تھا کہ "اس نوعیت کا خرچ جو کاروبار کو چلانے کے لیے ضروری ہے۔ تجارت کو جاری رکھنے کے لیے کم از کم۔ تین تاثرات، یعنی اشتہارات کی تشہیر اور فروخت کو فروغ دینے کے معنی میں نہیں آئے گا۔ دیگر اخراجات، جو تینوں عنوانات میں سے کسی ایک کے تحت ہوتے ہیں، ایکٹ کی دفعہ 37 کی ذیلی دفعہ (3 اے) توضیحات کی شرارت کے تحت ہوں گے اور اس لیے انہیں کم کرنا ہوگا۔" ایمپرووڈ مصنوعات (اوپر) کے فیصلے کے بعد آندھرا پردیش عدالت عالیہ نے کمشنر آف انکم ٹیکس

بنام جے اینڈ جے ڈیٹکن لیبارٹریز (پی) لمیٹڈ، (1996) 222 آئی ٹی آر 11 میں فیصلہ دیا۔ یہ ایک ایسا معاملہ تھا جو ڈاکٹر کے نمونوں سے متعلق تھا۔ عدالت عالیہ نے کہا:

"فوری معاملے میں، تشخیص تشخیص الیہ نے دفعہ 37 جنرل ہیڈ کے تحت معالجین، نمونوں کی تقسیم پر ہونے والے اخراجات کا دعویٰ کیا۔ مذکورہ فیصلے میں اس عدالت کے طے شدہ اصولوں کے پیش نظر، اگر اخراجات کم از کم کے اندر آتے ہیں تو اسے دفعہ 37 کی ذیلی دفعہ (3) (اے) کے تحت نہیں پکڑا جائے گا، لیکن اگر یہ اس نوعیت کا ہے جو کاروبار کو انجام دینے کے لیے ضروری نہیں ہے، تو یہ ذیلی دفعہ (3) (اے) کے دائرے میں ہوگا۔ دوا کی افادیت کا پتہ لگانے اور اسے مارکیٹ میں گردش کے لیے متعارف کرانے کے لیے معالجین کے نمونے ضروری ہیں اور یہ صرف اس طریقہ کار سے ہی مقصد حاصل ہوتا ہے۔ ایسے معاملات میں ادویات کی تیاری اور فروخت کے کاروبار کے لیے معالجین کو مناسب مدت کے لیے نمونے دینا ضروری ہے۔ لیکن اگر کسی خاص دوا کو بازار میں متعارف کرایا گیا ہے اور اس کے استعمال کو قائم کیا گیا ہے، تو مفت نمونے دینا صرف فراخت تشہیر اور اشتہار کے اقدام کے طور پر ہو سکتا ہے اور اس طرح ذیلی دفعہ (3) (اے) سے متاثر ہوگا۔ چونکہ اس معاملے میں کمشنر (اپیل) کا نتیجہ ہے اور ٹریبونل نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ یہ خرچ دوا کی افادیت کی جانچ کے لیے کیا گیا تھا، اس لیے کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے اخراجات کم از کم کے دائرے میں ہوں گے۔ ان وجوہات کی بناء پر، یہ ماننا پڑتا ہے کہ ڈاکٹروں کو تقسیم کیے گئے ڈاکٹروں کے نمونوں پر ہونے والا خرچ ایکٹ کی دفعہ 37 کی ذیلی دفعہ (3) (اے) کے دائرہ کار سے باہر ہے۔ لہذا، اپیلٹ اتھارٹی کے ساتھ ساتھ ٹریبونل ایکٹ کی دفعہ 37 (3) (اے) کے تحت اجازت نہ دینے کے لیے ڈاکٹروں کو فراہم کیے گئے مفت نمونوں پر ہونے والے اخراجات کو خارج کرنے کی ہدایت دینے میں درست ہے۔"

ہمیں یہ فرق کرنا مشکل لگتا ہے کہ آندھرا پردیش عدالت عالیہ نے کاروبار کو چلانے کے لیے ضروری اخراجات اور دیگر اخراجات کے درمیان جو فرق کیا ہے، یہ تمام اخراجات ایک ہی مقصد کے لیے کیے گئے ہیں۔ اگر ڈاکٹر کے نمونوں کی تقسیم پر یہ سارا خرچ تشہیر یا فراخت تشہیر کے مقاصد کے لیے کیا جاتا ہے جیسا کہ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ ایکٹ کی دفعہ 37 (3) (اے) کے دائرہ کار میں آتا ہے اور اس میں موجود اجازت کے طور پر حدود سے مشروط ہوگا۔ مزید یہ بات قابل ذکر ہے کہ جے اینڈ جے ڈیٹکن لیبارٹریز (پی) لمیٹڈ (اوپر) کے معاملے میں کمشنر (اپیل) اور ٹریبونل نے حقیقت کے طور پر پایا تھا کہ متعلقہ دوا کی افادیت کی جانچ کے لیے کچھ اخراجات کیے گئے تھے۔ ہمارے سامنے اس معاملے میں ایسا کوئی نتیجہ نہیں ہے۔

نتیجے میں، ہم عدالت عالیہ کے ذریعے لیے گئے نقطہ نظر کے علاوہ کوئی اور نظر یہ لینے کے لیے راضی نہیں ہوتے۔ اس لیے معالج کے نمونوں سے متعلق سوال کا جواب مثبت اور ریونیو کے حق میں دیا جاتا ہے۔ اپیلوں کو اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔

بی۔ ایس۔

اپیلیس مسٹر وکری گنیں۔